رمضان مبارک کے احکام و مسائل

مرتب

حافظ عبد التواب محمدی

(فاضل جامعہ محمدیہ منصورہ، مالیگاؤں)

نظر ثانی

دکتور طارق صفی الرحمن مبارکپوری

(نائب مفتی جامعہ محمدیہ منصورہ، مالیگاؤں)

فیت والا پبلیکیشن ہاؤس

عاصم فیت والا 9028182104

NAZAR Graphics 8793571714

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام قسم کی تعریفات اللہ رب العلمین وحدہ لاشریک کے لئے لائق وزیبا ہیں جو ساری کائنات کا تنہا خالق ومالک ہے اور بے شمار درود وسلام ہوں اللہ کے آخری نبی محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات مقدسہ پر۔ وبعد

روزہ: معنیٰ ومفہوم

عربی زبان میں روزہ کیلئے "اَلصَّوْمُ" کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے، جس کا مطلب ہے "اَلإِمْسَاک" یعنی "رک جانا" اور شرعی اصطلاح میں روزہ کا مفہوم ہے..... "صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور روزہ کو توڑنے والی تمام چیزوں سے احتراز کرنا"

روزہ کی فرضیت

روزہ کی فرضیت ماہ شعبان ۲ ھ میں ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں ۹ مرتبہ رمضان المبارک کے روزے رکھے۔ رمضان کے روزوں کی فرضیت اور رکن اسلام ہونے پر قرآن وحدیث کے دلائل درج ذیل ہیں:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ (سورہ بقرہ: ۱۸۳) ترجمہ: "اے ایمان والو! تم پر روزے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے، تاکہ تم تقویٰ حاصل کرسکو۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا عبادت کے قابل کوئی نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) حج ادا کرنا اور (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔" (بخاری)

روزے کا مقصد

روزہ ایک ذریعہ ہے اور مقصد "حصول تقویٰ" ہے۔ "لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ" (تاکہ تم متقی بن جاؤ۔) اگر کوئی شخص روزہ رکھ کر بھی متقی نہ بن سکا تو اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ اس کے روزے صحیح نہیں تھے۔ روزہ ایک رسم نہیں بلکہ انقلابی کیفیت کا نام ہے۔ روزہ نام ہے "حلال چھوڑ دینے کا" حرام کو ترک کرنا تو عام دنوں میں بھی ضروری ہے۔ ایک پیغام ہے کہ جس رب کے حکم پر حلال چھوڑا جارہا ہے اسی کے حکم پر حرام کیوں نہ چھوڑ دیں؟ حیرت ہے! اور تعجب بھی..... کہ کسی شکر کے مریض کو ڈاکٹر میٹھا

کھانے سے منع کر دے تو وہ دنیا میں خود کی صحت کی بقاء کیلئے فوراً سختی کے ساتھ اس پر عمل پیرا ہو جاتا ہے۔ لیکن رب العلمین کے حکم پر حرام چھوڑ کر خود کی صحت اور دین و دنیا کی کامیابی کی فکر ہی نہیں کرتا؟

چاند دیکھنے کی دعا

"اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ" ترجمہ: "اے اللہ! تو اس چاند کو ہم پر برکت اور ایمان و اسلام کے ساتھ طلوع فرما۔ (اے چاند!) میرا اور تیرا رب اللہ ہی ہے۔" (ترمذی)

روزے کا ثواب اور فضیلت

حدیث قدسی میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے: "روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دونگا۔" (بخاری)

روزہ طویل اور خالص اللہ کیلئے کی جانے والی عبادت ہے جس کے مختلف ممالک میں الگ الگ اوقات ہیں۔ کہیں ساڑھے نو گھنٹے تو کہیں بائیس گھنٹے روزے میں گذر جاتے ہیں۔ وقت کے اور اخلاص کے مختلف ہونے سے اجر و ثواب بھی جدا جدا ہی ہونگے۔ یہ رب ہی بہتر جانتا ہے کہ کون کتنے اجر کا مستحق ہے؟ البتہ روزے کی نسبت اللہ نے اپنی طرف کر کے اس کی عظمت و فضلیت کو عیاں کر دیا۔

باب الرَّیَّان

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جنت میں ایک دروازہ ہے جسے "ریان" کہا جاتا ہے، قیامت والے دن اُس سے صرف روزے دار ہی داخل ہونگے۔ اُس کے سوا اُس (دروازے) سے کوئی اور داخل نہیں ہوگا۔ کہا جائے گا روزے دار کہاں ہیں؟ تو وہ کھڑے ہونگے (اور اُس سے داخل ہو جائیں گے) اُن کے سوا اُس (دروازے) سے کوئی اور داخل نہیں ہوگا۔ جب وہ داخل ہو جائیں گے تو اُسے بند کر دیا جائے گا۔ پس کوئی اور اُس (دروازے) سے داخل نہیں ہوگا۔" (بخاری)

اس حدیث کی تشریح میں حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ فرماتے ہیں: "اِس میں روزے داروں کی خصوصی فضیلت کا بیان ہے۔ روزے داروں سے مراد وہ اہل ایمان ہیں جو رمضان کے فرض روزوں کے علاوہ دیگر ایام میں کثرت سے نفلی روزے رکھتے ہیں۔ ورنہ رمضان کے روزے تو ہر مسلمان کے لئے ضروری ہیں۔" (ریاض الصالحین (اُردو) جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۳۵)

استقبالی روزہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کوئی بھی شخص رمضان سے ایک یا دو دن قبل روزہ نہ رکھے، ہاں وہ شخص جس کے معمول کے مطابق روزہ آجائے تو وہ اس دن کا روزہ رکھ سکتا ہے۔" (بخاری)

"معمول کے مطابق" کا مطلب ہے کہ وہ شخص پیر یا جمعرات کو روزہ رکھنے کا عادی ہو اور رمضان کی شروعات منگل یا جمعہ کے دن متوقع ہو تو وہ معمول کے مطابق (پیر یا جمعرات کا) روزہ رکھ لے۔ یہ اس کی عادت اور سنت کی متابعت میں رکھا جانے والا روزہ ہے۔ البتہ جو اس کا عادی نہیں بلکہ صرف رمضان کے استقبال کیلئے ایک یا دو دن پہلے روزہ رکھے تو غلط ہے۔

سرکش شیاطین کا قید کیا جانا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو جنوں میں سے سرکش شیاطین کو زنجیروں میں قید کر دیا جاتا ہے۔ جہنم کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں۔ (پورا مہینہ) اس کا کوئی دروازہ نہیں کھلتا اور جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں (پورا مہینہ) اس کا کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا۔ ایک آواز لگانے والا آواز لگاتا ہے: اے خیر کے طلب کرنے والے! آگے بڑھ اور اے شر کا ارادہ کرنے والے! رک جا۔ اللہ کی طرف سے کچھ لوگ جہنم سے آزاد ہوتے ہیں۔ اور ایسا (رمضان کی) ہر رات ہوتا ہے۔" (ترمذی)

روزہ فرض ہونے کی شرائط

کسی پر روزہ فرض ہونے کی چھ شرائط ہیں:

(۱) **مسلمان ہونا:** روزہ صرف مسلم پر فرض ہے، غیر مسلم پر نہ روزہ فرض ہے نہ روزہ رکھنے پر اسے کوئی ثواب ملے گا۔

(۲) **بالغ ہونا:** نابالغ پر روزہ فرض نہیں۔ لڑکے اور لڑکیوں کی بلوغت کی علامت زیر ناف بال کا نکلنا ہے اور اسی کے ساتھ لڑکیوں کی ایک اور علامت ماہواری کا آنا بھی ہے۔

(۳) **عاقل ہونا:** ہوش و حواس کا درست ہونا ضروری ہے، پاگل اور مجنون جو تمیز کی صلاحیت کھو چکا ہے اس پر روزہ فرض نہیں۔ حتّٰی کہ وہ صحت مند و ہوش مند ہو جائے۔

(۴) **صحت مند ہونا:** ایسا بیمار جو روزہ کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ روزہ نہیں رکھے گا، البتہ صحتیاب ہونے پر چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کریگا۔ رہا مسئلہ دائمی مریض کا

جس کے اچھا ہونے کی امید ہی نہ ہو، شوگر کے یا دیگر بیماریوں میں مبتلا اشخاص جن کے اچھا ہونے کی امید ہی نہ رہ گئی ہو، روزہ رکھنے سے اُن کی بیماری کے بڑھ جانے کا خدشہ ہو تو وہ ہر روزہ کے بدلے میں ایک مسکین کو فدیہ کے طور پر کھانا کھلا دیں، یہی ان کیلئے کافی ہے، روزہ رکھنے کی ضرورت نہیں۔ فدیہ دینے سے ہی ان کے روزوں کا حق ادا ہو جائے گا۔ ان کا حکم ایسے بوڑھوں میں ہوتا ہے جن کے تندرست ہونے کی امید نہ رہ گئی ہو اور وہ فدیہ دے کر روزوں کا حق ادا کرتے ہیں۔

(۵) **پاک ہونا:** اس لئے کہ حیض اور نفاس والی عورتوں پر روزہ فرض نہیں۔ جب وہ اس پریڈ سے باہر نکلیں گی تب انھیں روزہ رکھنا ہے۔

(۶) **مقیم ہونا:** اس لئے کہ مسافر پر روزہ فرض نہیں۔

روزہ کی نیت

یاد رہے کہ نیت دل کے ارادے کا نام ہے۔ زبان سے مروّجہ الفاظ کے ساتھ روزے کے نیت کرنا بدعت ہے۔ مروّجہ نیت کے غلط ہونے کی دلیل خود اسی میں عیاں ہیکہ "نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَداً ..." (میں نیت کرتا ہوں کہ کل کے دن کا روزہ رکھوں گا.....) روزہ آج کا ہے تو نیت کل کی کیوں؟ آج کے روزہ کی نیت کہاں گئی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے فجر (صبح صادق) کے طلوع ہونے سے پہلے روزہ کی نیت نہیں کی اس کا روزہ نہیں۔" (ترمذی)

سحری

(۱) سحری کیا کرو اس لئے کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔ (بخاری)

(۲) سحری تاخیر سے کرنا چاہئے۔ (المعجم الصغیر للطبرانی) تاخیر کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وقت گذر جانے کے بعد سحری کی جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ سحری کا وقت چار بجکر تیس منٹ پر ختم ہو رہا ہے تو اس سے ایک یا دو منٹ پہلے سحری کر لینا چاہئے۔ تاکہ سحری ختم ہوتے ہی کچھ ہی منٹ میں صبح صادق ہو اور نماز فجر کیلئے نکلا جائے۔

(۳) جب کوئی آدمی اذان سنے اور اس کا ہاتھ برتن میں ہو تو کھانا فوراً نہ روک دے بلکہ اپنی ضرورت پوری کرے۔ (ابو داؤد) یہ حکم اس شخص کیلئے جو کسی عذر کی وجہ سے سحری میں اتنی تاخیر کر دے کہ دوران سحر ہی وقت ہو جائے اور اذان فجر شروع ہو جائے تو اُسے اذان سنتے ہی فوراً کھانا چھوڑ نہیں دینا چاہئے بلکہ اتنا کھالے کہ جس کی وجہ سے وہ روزہ رکھ سکے، البتہ جو شخص اتنا لیٹ ہو جائے کہ اذان ہونے کے بعد اس کی نیند بیدار ہو تو اسے بغیر سحری کے ہی روزہ رکھ لینا چاہئے۔ اگر اس کی طاقت ہو تو۔

(۴) رسول اللہ ﷺ جنابت کی حالت میں صبح کرتے پھر غسل کرتے اور روزہ رکھتے۔ (بخاری) صبح کرنے سے مراد "صبح صادق" ہے۔ معلوم یہ ہوا کہ اگر کوئی شخص حالت جنابت میں ہو اور اتنی تاخیر سے بیدار ہو کہ اگر پہلے غسل کرے تو سحری کا وقت ختم ہو جائے گا تو بہتر یہی ہے کہ سحری کر لے اور پھر صبح صادق ہو بھی جائے تو کوئی حرج نہیں وہ غسل کرے اور نماز ادا کرے، اس سے اس کے روزے پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ نیز یہی حکم حائضہ اور نفاس والی عورتوں کا بھی ہے۔ اگر انھیں یقین ہو کہ طلوع صادق سے پہلے ان کا خون بند ہو جائے گا تو وہ سحری کر کے روزہ رکھ سکتی ہیں، گرچہ غسل صبح صادق کے بعد ہی کریں۔

افطار

(۱) افطار میں تعجیل بہتر ہے۔ (المعجم الصغیر للطبرانی) تعجیل کا مطلب یہ ہے کہ جیسے ہی افطار کا وقت ہو فوراً افطاری کر لی جائے۔ ایک یا دو یا پانچ منٹ کی احتیاط کے نام پر تاخیر خلافِ سنت ہے۔

(۲) نبی اکرم ﷺ نماز (مغرب) سے قبل چند تازہ کھجوروں سے افطار کرتے اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں (چھوہاروں) سے افطار کرتے، اگر خشک کھجوریں بھی نہ ہوتیں تو چند گھونٹ پانی سے ہی افطار کر لیتے۔ (ابوداؤد)

اِفطار کی دُعا

بِسْمِ اللّٰہ کہہ کر افطار کریں۔ (بخاری) اور افطار کے بعد یہ دعا پڑھیں "ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ" (ابوداؤد) ترجمہ: "پیاس بجھ گئی، رگیں تر ہو گئیں اور اللہ نے چاہا تو اجر بھی ثابت ہو گیا۔"

دوسروں کو افطار کروانے کا ثواب

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے کسی روزہ دار کو افطار کروایا تو اسے بھی روزے دار کے برابر ثواب ملے گا۔" (ترمذی)

غلطی سے قبل از وقت افطار کرنا

حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ ہم لوگوں نے عہد نبوی میں ایک مرتبہ ابر آلود دن میں افطاری کر لی پھر سورج نکل آیا۔ (بخاری) شیخ محمد بن صالح العثیمین حفظہ اللہ اس حدیث کے ضمن میں فرماتے ہیں: "اس میں حکم قضاء کا تذکرہ نہیں ہے۔ اگر آپ نے قضاء کا حکم دیا ہوتا تو اس کی اہمیت کے پیش نظر ضرور نقل کیا جاتا۔" البتہ اگر غروب آفتاب میں وقت باقی ہو تو غروب تک کچھ بھی نہ کھائے

پیئے۔ یہ احتیاط رمضان المبارک کے روزوں کے پیش نظر ہے۔

حاملہ اور دودھ پلانے والی

اگر حاملہ عورت کو روزہ رکھنے کی صورت میں شدید تکلیف ہو یا پیٹ میں بچے کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو تو ایسی صورت میں اسے روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے۔ اسی طرح اگر کوئی عورت اپنے بچے کو دودھ پلاتی ہے اور روزہ رکھنے کی صورت میں اس کا دودھ سوکھ جاتا ہو یا بچے کو تکلیف ہو تو اسے بھی روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ نے مسافر سے روزہ اور آدھی نماز معاف کر دی ہے۔ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت سے روزہ معاف کر دیا ہے۔" (نسائی) مذکورہ لوگوں کو رمضان کا روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے۔ مگر بعد میں انہیں قضاء کرنی پڑے گی۔ مگر یہ کہ کسی کو مسلسل کئی سالوں تک یہ شکایت رہے اور قضاء کی کوئی صورت نظر نہ آئے تو جیسے دائمی مریض کیلئے فدیہ دینا کافی ہوگا اسی طرح حاملہ اور دودھ پلانے والی کیلئے بھی فدیہ دینا کافی ہوگا۔ روزہ قضاء کرنے کی ضرورت نہیں۔

میت کی طرف سے روزہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو وفات پا جائے اور اس پر روزے (قضاء) کرنے رہ گئے تھے تو (اس کے روزوں کی قضاء) اس کا ولی کرے گا۔" (بخاری) مذکورہ بالا حدیث کے عموم میں نذر کے روزے، رمضان کے فرض روزے اور کفارہ کے واجب روزے سبھی داخل ہیں۔ اور میت کے ذمہ ان روزوں میں سے کسی قسم کا بھی روزہ باقی ہو تو اس کا ولی اس کی جانب سے رکھے گا اور وہ اس کی وجہ سے بریٔ الذمہ ہو جائے گا۔

رمضان میں عمرہ

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "رمضان میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر ہے۔" (مسلم)

بچّوں کا روزہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تین قسم کے لوگ مرفوع القلم ہیں (یعنی ان پر شرعی احکام لاگو نہیں ہوتے) مجنون، یہاں تک کہ اسے افاقہ ہو جائے۔ سویا ہوا شخص یہاں تک کہ بیدار ہو جائے اور بچہ یہاں تک کہ بالغ ہو جائے۔" (ابن ماجہ) بچوں میں روزہ رکھنے کی قدرت اور طاقت ہو تو جیسے انہیں نماز کا حکم دیا جاتا ہے اسی طرح انہیں روزے کی بھی ترغیب دینی چاہئے اور روزہ رکھوانا چاہئے تاکہ وہ پہلے سے اس کے عادی ہو جائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شرابی لایا گیا جس نے رمضان

میں دن کے وقت شراب پی رکھی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے اسّی (۸۰) کوڑے لگوائے اور فرمایا: ”کم بخت تیرا ستیاناس ہو، تو نے شراب پی رکھی ہے حالانکہ ہمارے بچے روزے سے ہیں۔“ (بخاری تعلیقاً)

پیشہ ور ڈرائیور کا روزہ

جس شخص کا پیشہ ڈرائیونگ ہے اور وہ تقریباً سال بھر سفر میں ہی رہتا ہے تو ایسے شخص کو رمضان میں روزہ رکھنے کی رخصت تو ہے لیکن بعد میں قضاء کرنی پڑے گی۔ بہر صورت اس کا روزہ حالت سفر میں ہی ہوگا تو بہتر ہے کہ وہ رمضان میں ہی روزہ رکھ لے۔ کیونکہ عام لوگوں کے ساتھ روزہ رکھنے میں سہولت ہوتی ہے اور اس ماہ کی برکتیں بھی مل جائیں گی۔ البتہ اگر رمضان کسی ایسے موسم میں پڑے جس میں اس کیلئے روزہ رکھنا زیادہ مشکل ہو اور دوسرے مہینوں میں سہولیت ہو تو وہ رخصت سے فائدہ اٹھانا افضل ہے۔ ایسی صورت میں اگر وہ رمضان میں روزے نہ رکھے اور بعد میں جب آسانی ہو روزے رکھ لے تو کوئی حرج نہیں۔ مگر اسے روزے رکھنے پڑیں گے بالکل معاف نہیں ہیں۔ (سورہ بقرہ: ۱۸۴)

جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

(۱) دانستہ کھانا پینا

(۲) روزے کی حالت میں قصداً ازدواجی تعلق قائم کرنا (اس صورت میں) روزہ قضا کرنے کے ساتھ کفارہ بھی ادا کرنا ضروری ہے۔ کفارہ کی شکل یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے اگر استطاعت نہ ہو تو دو مہینہ بلا ناغہ روزہ رکھے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ (بخاری)

(۳) جان بوجھ کر منی خارج کرنا۔ (بخاری) (یاد رہے کہ نیند کی حالت میں اگر احتلام ہو جائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، صرف غسل کر لینا کافی ہے۔)

(۴) عمداً قے کرنا (اُلٹی کرنا)۔ (ابوداؤد)

(۵) ناک میں پانی یا دوا اس طرح ڈالنا کہ وہ حلق میں اتر جائے، رسول اللہ ﷺ نے حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ وہ (وضو کی حالت میں) ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کریں۔ مگر جب روزہ کی حالت میں ہوں تو اس سے بچیں۔ (نسائی)

(۶) گلوکوز، طاقت بخش انجکشن یا غذائیت کے ٹیکہ جات لگوانا (اس لئے کہ یہ سب کھانے پینے کے قائم مقام ہیں۔)

(۷) نسوار لینا، حقہ پینا، سگریٹ اور بیڑی پینا، اور پان کھانا، (نشہ آور چیزیں تو ہر صورت میں سخت منع ہیں اور حالت روزہ میں ان کی حرمت مزید شدید ہو جاتی ہے۔)

(۸) حیض ونفاس کا شروع ہونا۔ (بخاری)

(۹) روزے کی نیت ختم کر لینا (اس لئے کہ اعمال کی بنیاد نیت پر ہی ہوتی ہے۔) (بخاری)

(۱۰) جنون و پاگل پن کا طاری ہونا۔ (اس لئے کہ روزہ جیسی عبادت میں عاقل ہونا شرط ہے۔ عاقل نیت و ارادہ کی تمیز رکھتا ہے۔ جبکہ مجنون اس صلاحیت کو کھو دیتا ہے۔)

جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا

(۱) بھول کر کھانا پینا۔ (مسلم)

(۲) از خود قے (اُلٹی) آجانا۔ (ابوداؤد)

(۳) مسواک کرنا۔ (ترمذی)

(۴) شدتِ گرمی سے سر پر پانی ڈالنا یا بھیگا ہوا کپڑا سر یا بدن پر رکھنا۔

(۵) نہر یا تالاب میں غوطہ زنی کرنا بشرطیکہ پانی حلق سے نیچے نہ اُترے۔

(۶) ناک یا منہ میں بغیر مبالغہ کے پانی ڈالنا یا کلّی کرتے وقت احتیاط کے باوجود حلق میں پانی اتر جانا۔

(۷) بوقت ضرورت ہنڈیا کا ذائقہ چکھ کر فوراً تھوک دینا۔

(۸) بوقت ضرورت چھوٹے بچوں کو کوئی چیز چبا کر دینا بشرطیکہ اس کے ذرّات حلق میں نہ جائیں۔

(۹) سرمہ لگانا، سر اور بدن میں تیل لگانا اور خوشبو لگانا۔

(۱۰) مجبوری کی شکل میں کان اور ناک میں اس احتیاط سے دوا ڈالنا کہ وہ حلق میں نہ جائے۔

(۱۱) مکھی، مچھر، گرد و غبار، دھوئیں یا آٹے کے ذرّات کا حلق میں اتر جانا۔

(۱۲) دانت نکلوانا یا بوقت ضرورت کسی مریض کو خون دینا۔

(۱۳) حجامہ کرانا (پچھنا لگوانا)۔ (بخاری)

(۱۴) ضیق نفس (دمہ) کے مریض کا اسپرے (Spray) استعمال کرنا۔

درج ذیل امور سے اجتناب کیا جائے

انڈا دو طرح سے خراب ہوتا ہے۔ اسے توڑ دیا جائے تو خراب ہو جاتا ہے یا وہ اندر

سے خراب ہو جائے تو گندا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح روزہ بھی ہے۔ کھانے پینے سے بظاہر ٹوٹے گا لیکن انڈے کی طرح گندا بہت ساری شکلوں میں ہو سکتا ہے۔ اگر درج ذیل امور سے اجتناب نہیں کیا گیا تو پھر روزہ کی روح اور حقیقت تک کبھی نہیں پہنچا جا سکتا۔ یہ صرف ایک رسم ہو گی جو ادا کر دی گئی۔ وہ انقلاب نہیں ہو گا جو انسانی اخلاق و کردار کو بدلنے کا ملکہ اپنے اندر رکھتا ہے۔

(۱) جھوٹ بولنا

(۲) بہتان طرازی کرنا

(۳) غیبت کرنا

(۴) چغلی کرنا

(۵) گالی گلوچ کرنا

(۶) طعن و تشنیع کرنا

(۷) چوری چھپے کسی کی بات سننا

(۸) بدگمانی کرنا

(۹) کسی کے عیب کی تلاش میں رہنا

(۱۰) فحش اور بداخلاقی والے لٹریچر کا مطالعہ کرنا، فلمیں اور فحش ڈرامے (سیریل) دیکھنا

(۱۱) جوا، شطرنج، کیرم اور وقت ضائع کرنے والے گیم کھیلنا

(۱۲) امانت میں خیانت کرنا

(۱۳) نماز میں کوتاہی اور غفلت کا مظاہرہ کرنا۔

(۱۴) علاوہ ازیں ہر وہ کام جو خلاف شریعت ہو۔

نماز تراویح

تراویح، تہجد، قیام اللیل اور قیام رمضان ایک ہی نماز کے مختلف نام ہیں اور یہ سنت ہے۔ جس کی فضیلت میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جس کسی نے حالتِ ایمان اور حصول ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں قیام کیا (نماز تراویح ادا کی) اس کے گزشتہ گناہ (صغیرہ) معاف کر دئے جاتے ہیں۔“ (بخاری) قیام کے ساتھ رمضان کی شرط ہے۔ رمضان پورے ۲۹ یا ۳۰ دنوں پر محیط ہوتا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تراویح پورے رمضان ادا کی جائے گی۔ تین دن، پانچ دن، یا دس دن میں کسی برق رفتار حافظ کے پیچھے رسمی طور پر قرآن سننا اور مشینی انداز میں تراویح ادا کرنا

"تجارتی تراویح" تو کہلائی جاسکتی ہے، سنّتِ رسول کی ترجمانی نہیں۔

رکعاتِ تراویح

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ نبی اکرم ﷺ کی نماز رمضان میں کس طرح تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ: "آپ رمضان یا غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔" (بخاری) سوال رمضان سے متعلق ہے لیکن جواب ملا کہ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے۔ تاکہ کسی قسم کا شبہ باقی نہ رہے۔ آٹھ رکعت تراویح اور تین رکعت وتر۔ یہی سنت رسول ہے جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قائم فرمایا اور حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ اور حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ وہ لوگوں کو ۱۱ رکعت تراویح پڑھائیں۔ (مؤطا امام مالک)

آخری عشرہ کی فضیلت

"نبی اکرم ﷺ جب آخری عشرہ شروع ہوجاتا تو عبادت کیلئے کمر کس لیتے، خود رات بھر عبادت کرتے اور اپنے اہل خانہ کو بھی بیدار رکھتے۔" (بخاری) رمضان کے آخری عشرہ کی فضیلت "شب قدر" کی وجہ سے ہے۔ اس لئے کہ اسی عشرہ کی پانچ طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات "شب قدر" ہوتی ہے۔ جس میں عبادت کرنا ایک ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے۔ (سورہ قدر)

اعتکاف

(۱) "اطاعت الٰہی کیلئے فارغ ہوکر مسجد کو لازم پکڑنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔" رسول اللہ ﷺ آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو وفات دے دی۔ پھر آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے اعتکاف کیا۔ (مسلم)

(۲) اعتکاف کیلئے مسجد شرط ہے۔ (سورہ بقرہ: ۱۸۷) لہٰذا خواتین بھی مسجد میں ہی اعتکاف کریں گی۔ بشرطیکہ پردے کا معقول نظم ہو۔ خواتین کیلئے گھر میں اعتکاف کی کوئی دلیل نہیں۔

(۳) اعتکاف کا ارادہ رکھنے والا ۲۰ رمضان المبارک، نماز مغرب سے قبل مسجد میں آجائے۔ رات بھر لوگوں کے ساتھ عبادت کرے اور پہلی طاق یعنی ۲۱ رمضان کی نماز فجر ادا کرنے کے بعد اعتکاف گاہ میں داخل ہو۔ یہی رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ (مسلم)

(۴) معتکف ضرورت کے تحت بیوی یا دوسرے لوگوں سے صحیح اور درست تھوڑی بات چیت کرسکتا ہے۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اعتکاف میں ہوتے، میں رات میں ملاقات کیلئے آتی، کچھ دیر بات چیت کرکے جب واپس ہوتی تو رخصت کرنے کیلئے کچھ دور تک آپ بھی میرے ساتھ چلتے۔ (بخاری)

(۵) شیخ محمد بن صالح العثیمین حفظہ اللہ اپنی کتاب "مجالس رمضان" میں لکھتے ہیں: "واضح رہے کہ معتکف کیلئے جماع اور بیوی کو شہوت سے چھونا، بوسہ دینا حرام ہے۔ البتہ ضرورت کے تحت جسم کے بعض حصوں کو (مسجد کے باہر) نکالا جاسکتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ حالت اعتکاف میں اپنا سر مسجد سے باہر نکالتے اور میں دھو دیتی تھی حالانکہ میں حیض سے ہوتی تھی۔" (بخاری)

علاوہ ازیں مسجد سے پورے جسم کو باہر نکالنے کی تین صورتیں ہوسکتی ہیں:

(۱) انسانی ضروریات "مثلاً قضائے حاجت، وضو و غسل، کھانا پینا وغیرہ" اگر مسجد سے لگ کر انتظام نہ ہو تو ان کی تکمیل کیلئے باہر جاسکتا ہے۔

(۲) کسی مریض کی عیادت یا جنازہ میں شرکت جیسے غیر واجب کار خیر کیلئے نکلنا جائز نہیں ہے۔ لیکن اگر معتکف نے اعتکاف کرتے وقت ان دونوں باتوں کی شرط لگا رکھی ہوں تو دریں صورت مسجد سے باہر نکلنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۳) اعتکاف کے منافی "مثلاً خرید و فروخت یا بیوی سے جماع وغیرہ" چیزوں کیلئے نکلنے سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ خواہ شرط لگا رکھی ہو یا نہ لگائی ہو۔"

لیلۃ القدر

(۱) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "شب قدر کو اخیر عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔" (ترمذی)

(۲) لیلۃ القدر (میں کی جانے والی عبادات اور دعائیں) ہزار ماہ (۸۳ سال اور چار ماہ) کی عبادت سے بہتر ہے۔ (سورہ قدر: ۳)

(۳) اخیر عشرہ کی طاق راتیں: ۲۱ویں، ۲۳ویں، ۲۵ویں، ۲۷ویں اور ۲۹ویں شب ہیں۔

(۴) یاد رہے کہ طاق راتیں صرف جاگنے اور بات چیت کرنے کے لئے نہیں بلکہ عبادات و استغفار کے لئے ہیں۔ لہٰذا اس عظیم لیلۃ القدر کو صرف جاگ کر ضائع نہ کریں بلکہ عبادات و استغفار سے آباد کرکے نجات اخروی کے مستحق بننے کی کوشش کریں۔

لیلۃ القدر کی دعا

"اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ" (اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے اور معافی کو پسند کرتا ہے پس تو مجھے معاف کردے۔) (ترمذی)

صدقۃ الفطر

(۱) صدقۃ الفطر کو مختلف ناموں سے جانا جاتا ہے، زکوٰۃ الفطر، زکوٰۃ رمضان، زکوٰۃ الصوم اور صدقۂ رمضان وغیرہ

(۲) اس کی فرضیت روزوں کی فرضیت والے سال ہی ۲ھ ماہ رمضان میں ہوئی۔

(۳) صدقۃ الفطر ہر چھوٹے بڑے، مرد و عورت اور آزاد و غلام مسلمان پر فرض ہے۔ (بخاری)

(۴) **وقت:** نماز عید کیلئے نکلنے سے قبل ہے۔ (بخاری)

(۵) جس نے اُسے نماز عید سے قبل ادا کر دیا اس کا یہ مقبول صدقۃ الفطر ہے اور جس نے نماز عید کے بعد ادا کیا وہ عام صدقات میں سے ایک صدقہ ہے۔ (ابوداؤد)

(۶) **مقصد:** غلط اور بیہودہ کاموں سے روزہ دار کی صفائی اور (بروز عید) مسکینوں کے کھانے کیلئے فرض کیا گیا ہے۔ (ابوداؤد)

(۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صدقۂ فطر قبول کرنے والوں کو دیتے تھے اور ان کو رمضان ختم ہونے سے ایک یا دو روز پہلے ہی دے دیا جاتا تھا۔ (بخاری)

(۸) **مقدار:** ایک صاع ہے۔ (بخاری) صاع ایک پیمانہ ہے۔ وزن نہیں لہٰذا وزن کے اعتبار سے اس میں مختلف چیزیں مختلف وزن رکھیں گی۔ اکثر علماء گیہوں کیلئے اس کی مقدار ڈھائی کلو بتاتے ہیں۔

(۹) **اشیاء:** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں جَو، کھجور، پنیر، کشمش وغیرہ سے نکالا جاتا تھا۔ (بخاری) لہٰذا کھانے کی وہ ساری چیزیں جو عموماً غذائی اجناس میں شمار ہوتی ہیں انہیں صدقۃ الفطر کے طور پر ادا کیا جائے۔ ایک اہم بات صدقۃ الفطر میں قابل توجہ ہے کہ بہت سارے ذی حیثیت لوگ باوجود استطاعت کے صرف گیہوں ہی صدقۃ الفطر کے طور پر نکالتے ہیں۔ بہتر تو یہ ہے کہ گھر میں اگر کئی فرد ہیں تو کسی کے فطرے کے طور پر گیہوں اور کسی کی طرف سے دال نکال دیں، تاکہ حدیث کے الفاظ (طُعْمَۃٌ لِّلْمَسَاکِیْنِ) "مسکینوں کا کھانا" کا صحیح حق ادا کیا جاسکے۔

نمازِ عید کے مسائل

(۱) نبی اکرم ﷺ طاق کھجوریں کھا کر عیدگاہ جاتے تھے۔ (بخاری)

(۲) عیدگاہ پیدل جانا سنت ہے۔ (ابن ماجہ) عذر کی بناء پر سواری کا استعمال کیا جاسکتا ہے کوئی حرج نہیں۔

(۳) نبی کریم ﷺ عیدگاہ آتے جاتے وقت راستہ تبدیل کیا کرتے تھے۔ (بخاری)

(۴) حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ عیدین کے دِن ہم حیض والی اور پردہ نشین (یعنی تمام) عورتوں کو عیدگاہ لائیں۔ تاکہ وہ مسلمانوں کے ساتھ نماز اور دعا میں شرکت کریں۔ البتہ حیض والی عورتیں نماز نہ پڑھیں۔ (مسلم)

(۵) رسول اللہ ﷺ نے عیدین کی نماز اذان اور اقامت کے بغیر پڑھی۔ (مسلم)

(۶) نمازِ عیدین خطبہ سے پہلے ہے۔ (بخاری)

(۷) عیدین کی نماز میں کل ۱۲ تکبیرات زوائد ہیں۔ پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیرات زوائد اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے ۵ تکبیرات زوائد۔ (موطا امام مالک)

(۸) نمازِ عید سے پہلے یا بعد کوئی نفل یا سنت نماز نہیں۔ (مسلم)

(۹) عیدین کی نماز اشراق کی نماز کے وقت پر ادا کی جائیں گی۔ (ابوداؤد)

(۱۰) عیدگاہ آتے جاتے وقت بکثرت تکبیرات پڑھی جائیں۔ (مسند شافعی)

(۱۱) **تکبیراتِ عید:** "اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ" (مصنف ابن ابی شیبہ)

نفل روزے

(۱) **عاشوراء کا روزہ:** رمضان کے بعد افضل روزہ اللہ کا مہینہ محرم کا ہے اور فرض نماز کے بعد افضل نماز تہجد کی نماز ہے۔ (مسلم) رسول اللہ ﷺ نے عاشوراء کے دن کا روزہ رکھا اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم بھی دیا۔ (مسلم) رسول اللہ ﷺ سے یوم عاشوراء کے روزوں کی بابت سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: "یہ گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔" (مسلم) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو ۹ محرم کا روزہ (بھی) ضرور رکھوں گا۔" (مسلم) عاشوراء، دس محرم کو کہتے ہیں۔ نیز محرم کے دو

روزے رکھے جائیں گے۔ ۹، اور ۱۰ کو۔ ۹ محرم کے روزہ رکھنے کی وجہ یہود کی مخالفت ہے۔ جو دس محرم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے فرعون کے ظلم وستم سے نجات پانے کی خوشی میں روزہ رکھتے تھے۔

(۲) **عرفہ کا روزہ**: رسول اللہ ﷺ سے عرفہ کے روزے کی بابت سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: "وہ گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔" (مسلم) ۹ ذوالحجہ کو "یوم عرفہ" کہا جاتا ہے۔

(۳) **شوال کے ۶ روزے**: جس نے رمضان کے روزے رکھے، اس کے بعد شوال کے ۶ (نفلی) روزے رکھے تو یہ پورے زمانے کے روزے رکھنے کی مانند ہے۔ (مسلم) ایک نیکی کا اجر کم از کم دس گنا ہوتا ہے۔ اس طرح رمضان کے ایک مہینے کے روزوں کا اجر دس گنا کے اعتبار سے دس مہینوں کے برابر ہوا۔ اور چھ روزوں کا اجر دو مہینے کے روزوں کے برابر ہوا۔ یوں جو شخص اس کا ہر سال اہتمام کرتا رہے گا تو پورے زمانے کے روزہ رکھنے کی طرح ہوگا۔ نیز یہ دھیان رہے کہ ان چھ روزوں کو مسلسل یعنی بلا ناغہ کئے ایک ساتھ رکھنا ضروری نہیں۔ بس یہ خیال رہے کہ شوال کے مہینے میں ہی رکھنا ہے۔ جیسے مناسب ہو ایک دو یا تین۔ اسی طرح سے چھ روزے مکمل کر لئے جائیں۔

(۴) **پیر اور جمعرات کے دن کا روزہ**: رسول اللہ ﷺ پیر اور جمعرات کے روزوں کا خاص اہتمام کرتے تھے۔ (ترمذی) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "پیر اور جمعرات کو (اللہ کی بارگاہ میں) اعمال پیش کئے جاتے ہیں، پس میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل جب (بارگاہِ الٰہی میں) پیش کیا جائے تو میں روزے دار ہوں۔" (ترمذی)

(۵) **"ایام بیض" یعنی ہر مہینے کی ۱۳، ۱۴، اور ۱۵ تاریخ کے روزے**: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تو مہینے میں تین دن روزہ رکھنے کا ارادہ کرے تو ۱۳، ۱۴، اور ۱۵ تاریخ کا روزہ رکھ۔" (ترمذی) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر مہینے تین دن کے روزے رکھنا، سارا سال روزہ رکھنے کے برابر ہے۔" (مسلم) ایک روزے کا اجر دس گنا کے اعتبار سے تین روزوں کا اجر تیس روزوں کے اجر کے برابر ہوا۔ اور جو شخص ان روزوں کا ہر مہینہ اہتمام کرے گا تو یہ سال بھر کے روزوں کے برابر ہوگا۔ انھیں "ایام بیض" اس لئے کہا جاتا ہے کہ ان تین تاریخوں میں چاند مکمل اور روشن ہوتا ہے۔

اللہ رب العزت اس تحریر کو عامۃ المسلمین کیلئے نافع بنائے، شرف قبولیت سے نوازے، مرتب اور جملہ معاونین کیلئے دنیا و آخرت کی کامیابی کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔